تذکرۂ شاہ محمد اسحاق از مقالات طریقت

مرتبہ محمد عبدالحلیم چشتی، ایم۔ اے

الرحیم کے ماہ محرم الحرام ۱۳۸۶ھ کے شمارہ میں احقر نے مقالات طریقت مولفہ عبدالرحیم ضیا نے شاہ ولی اللہ اور شاہ رفیع الدینؒ کے حالات ہدیۂ ناظرین کئے تھے اور اسی شمارہ میں اس کتاب کا تفصیلی تعارف بھی کرایا تھا۔ اب اسی کتاب سے شاہ محمد اسحاق دہلوی کے حالات ہدیۂ ناظرین ہیں افادیت کے پیش نظر ہم نے ذیلی سرخیاں کا اضافہ کر دیا ہے۔

نام و نسب

زبدۂ محدثین و شیخ آفاق مولانا محمد اسحق علیہ الرحمہ، قامع بنیان شرک و طغیان، حاوی موجبات علم و ایقان سالک مسالک ہدایت وارشاد مجلی آئینہ صافی اعتقاد، رموز فہم سائر تفسیر قرآنی، دقیقہ یاب معالم تقدیرات ربانی، جامع کمالات صوری و معنوی، نکتہ سنج کلام الٰہی و حدیث نبوی مرتقی مدارج درجات عالی، پیشوائے ادانی و اعالی، ملک سیرت فرشتہ صورت جامع اسرار معرفت و حقیقت مواظب اوامر شریعت و طریقت، فخر علمائے دین، مسند محدثین موصوف بصفت تقیید و اطلاق مولانا و بالفضل اولانا ابو سلیمان مولانا مولوی شاہ محمد اسحاق ابن شیخ محمد افضل ابن شیخ احمد ابن شاہ اسماعیل ابن شیخ منصور ابن احمد ابن محمود، بموجب نسب نامہ حضرت پیر و مرشد مندرجہ مقالہ اوّل رحمہ اللہ علیہم اجمعین۔

آپ نواسے اور خلیفہ راستین و مسند نشین حضرت مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ کے ہیں۔

نظم

قطب آفاق حضرت اسحاق ہادی خلق و مظہر خلّاق

مجمع خلق احمدی ذاتش — پیش ازیں نیست مدحت اخلاق

بود ...... ازعریاں — الپئے قطع راس شرک و نفاق

درخموشی ہزار لطف کلام — در تکلم کرشمۂ اشراق

در کمالات ظاہر و باطن — اے ضیاء بود فات یکش طاق

ولادت۔ ولادت آپ کی ہشتم ذی الحجہ سنہ ۱۱۹۷ھ گیارہ سو ستانوے ہجری میں ہے۔

علوم و فنون کی تحصیل و تکمیل

جناب مولوی عبد القیوم صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کا فیہ مولانا عبد الحیؒ علیہ الرحمہ سے پڑھتے تھے کہ ان کو اپنے وطن کے سفر کا اتفاق ہوا۔ تو حضرت میاں صاحب اعنی مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ نے مولانا عبد القادر صاحب اپنے برادر خورد کو آپ کے سبق کے واسطے فرمایا اس روز سے آپ ان کی خدمت میں ہر روز اخیر عمر تک حاضر رہے اور تمام صحاح ستہ اور کتب فقہ اور تمام علوم معقول و منقول آپ سے حاصل کیا۔

حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ کی عادت تھی کہ ہر روز بلاناغہ بعد صبح قریب طلوع آفتاب ایک رکوع قرآن شریف کا کوئی ایک تفسیر کے ساتھ مثلاً ایک روز جلالین اور ایک روز بیضاوی اور ایک روز رحمانی اور ایک روز زاہدی اور دوسری تفسیریں اس مقام سے سنتے تھے اس کا قاری سوائے مولانا اسحاق صاحب کے دوسرا نہ ہوتا تھا۔ یہ طریقہ حضرت کے روز وفات تک جاری رہا۔

اور بعد نماز ظہر کے جس وقت حضرت صحن مدرسہ میں چہل قدمی فرماتے مقامات حریری[1] کا سبق ہوتا تھا۔ دوسرے بزرگوار جیسے مولانا عبد الحیؒ اور مولوی رشید الدین[2] خاں صاحب رحمہ اللہ علیہما اور ان کے سوا بڑے بڑے علماء فضلا سامع رہتے تھے۔ انتہیٰ،

---

[1] یہ کتاب عربی فن انشاء میں نہایت عمدہ ہے۔

[2] مولوی رشید الدین خاں صاحب بڑے فاضل یکتا اور صاحب تصانیف تھے۔ خصوصاً تردید مذہب اہل تشیع میں آپ کی بہت تحریر ہے اور اس خاندان والاشان کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں۔

حاصل کلام آپ نے بیس برس کامل فن حدیث شریف اور یہ علم منیف حضرت کے حضور طلبہ جدید الفکر کو پڑھایا۔

اتباع سنت

کوئی کام آپ سے خلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سرزد نہ ہوتا تھا۔ رات دن حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی پر دل تھا فنا فی الرسول کا مرتبہ حاصل تھا، چونکہ حق جل علا نے صورت اور سیرت دونوں عطا کی تھیں۔ آپ کی صورت سے آثار صحابت ظاہر ہوتے تھے اور یقین ہوتا تھا کہ حضرت سید الثقلین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی صحبت کا فیض جنہوں نے پایا ہوگا اون کی یہی صورت وسیرت ہوگی۔

زہے امت خاتم المرسلین

خلافت وجانشینی

بعد وفات حضرت شاہ صاحب موصوف کے آپ کا فرق مبارک دستار خلافت سے مزین ہوا اور تمام معتقدین صافی اعتقاد نے آپ کی طرف رجوع کیا۔ آپ کے کمالات ظاہر وباطن صدبیان سے خارج ہیں۔

حضرت شاہ صاحب مغفور فرمایا کرتے تھے کہ اگر معصومیت کا اطلاق سوائے پیغمبروں کے دوسرے پر جائز ہوتا تو اس وقت میں اسحاق پر ہوتا۔

مولانا مولوی سید ہاشم صاحب کہتے ہیں یہ بھی بات مشہور ہے جو حضرت شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میری تقریر اسماعیل نے لی اور تحریر رشید الدین نے اور تقویٰ اسحاق نے

حج وزیارت

کیا کمال اور کیا عنایت رب ذوالجلال ہے نازاور فخر کرنا چاہیئے ایسی خدا جوئی پر کہ سب کچھ چھوڑ کر سفر حجاز اختیار کیا اور وہاں مع قبائل وعشائر حاضر ہوکر فرض حج ادا کیا۔ اور زیارت شریف سے مشرف ہوکر پھر وطن کو تشریف لاکر مواعظ ونصائح سے خلق کو راہ ہدایت دکھلاتے رہے۔

مولوی بہاؤالدین صاحب وغیرہ کہتے ہیں کہ آپ بادشاہ کے مکان کو بھی سال میں ایک بار ماہ محرم کی نویں تاریخ رونق افزا ہوتے تھے۔ شہادت کا وعظ یعنی چند مضامین

سر الشہادتین کے بیان کرکے ٹھہر ڈیڑھ پھر دن چڑھے وہاں سے واپس آ
ایک روز پیشتر بہادر شاہ یا کوئی وزیر یا شاہزادہ دعوت کے واسطے حاضر ہوتا تھا
معینہ سواریاں آتیں مع حضار و خدام تشریف فرما ہوتے۔ مجلس عام رہتی جو چاہتا چلا

مأتہ مسائل اور مسائل اربعین کا سن تالیف

اور ۱۲۴۰ھ میں حسب گزارش شاہ زادگان دہلی یعنی مرزا غلام حیدر وغیرہ
مسائل اور ۱۲۵۵ھ میں بموجب التماس محمد خان زمان خان زمیندار موضع بھیکن پو
اربعین تحریر کی سبحان اللہ کیا کہوں یہ دونوں کتابیں ایسی ہیں کہ جاہل دیکھے تو عالم
اور عالم دیکھے تو کمال پڑھ جائے۔ اگر عمل کی توفیق ہو تو قاصان خدا سے ہو جائے۔

بیت اللہ کی طرف ہجرت

بعد ایک مدت کے از بسکہ شعائر اسلام میں ضعف اور رسوم کفر و بدعت
آتی جاتی تھی نیت ہجرت کو مصمم کرکے تمام قبائل کو ہمراہ لیکر راہی مکہ معظمہ
باوصفیکہ تمام سکنائے شہر اور سلطان وقت بسماجت تمام مانع آئے چونکہ
ہوالحق غالب تھا۔ آپ ممتنع نہ ہوئے اور مکہ معظمہ کو جاکر توطن اختیار کیا اور
کثرت کرم سے آپ کا کیسہ ہمیشہ خالی رہتا تھا خصوصاً ان لوگوں کی مراعات سے ۔
ہندوستان سے اداے حج کو وارد مکہ معظمہ ہوتے تھے وہاں کے لوگوں نے
وجود مطہر کو از جملہ مغتنمات سمجھا اور آپ کا وہاں ہونا موجب برکت جانا یار ثانی
جدا ہو کر اس دیار مقدس میں چھ برس کامل تشریف رکھی۔

وفات

آخر کو اسی جا پچیسویں ماہ رجب شب شنبہ قریب طلوع صبح صادق
میں اس عالم سے انتقال کیا۔ صاحب خزینۃ الاصفیا نے یہ قطعہ آپ کی تاریخ وفات میں

قطعہ

شیخ اسحاق رہبر آفاق	آنکہ ذاتش بدو جہاں لحاق است
دل بسال وصال او سرور	گفت اسحاق شیخ آفاق است
	۱۲۶۲ھ

حضرت خدیجۃ الکبریٰ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے روضہ بلند پایہ کے سایہ میں آسودہ ہیں۔

مکہ معظمہ میں درس وتدریس

مکہ معظمہ میں بھی کچھ تدریس کا سلسلہ جاری رہا چنانچہ میر حسن علی عرف شاہ جی صاحب کہتے ہیں۔

آپ اپنے مکان میں دن کو سبق پڑھایا کرتے تھے۔ اور بعد مغرب کوئی طالب آوے تو تربیت و درویشی میں مصروف رہتے اور آپ کے اشراق باطن کا حال تھا کہ سبق میں اکثر اشخاص مختلف المزاج کچھ اپنے دلوں میں سوالات سوچ کر آتے تو سب لوگ اپنے اپنے سوال وجواب کی تقریر حضرت کی زبان مبارک سے تفسیر وحدیث کے سبق پڑھانے میں سن لیتے۔

عادات واطوار

مولوی سید ہاشم صاحب کہتے ہیں، دہلی میں جب آپ راستے سے چلتے تھے تو نہایت فروتنی سے چلتے تھے اور نظر نیچی رہتی تھی ادھر سے ادھر نہ دیکھتے تھے۔ گویا نظر بر قدم کے مصداق تھے مگر ہیبت حق یہ ہوتی تھی کہ جو کوئی کس وناکس آپ کو دیکھتا تھا تو بغیر دست بوسی کے آگے نہ بڑھتا تھا اور دکاندار سب اپنی اپنی دکانوں سے نیچے آتے اور مصافحہ سے مشرف ہو کر جاتے تھے۔ انتہیٰ

تلامذہ

مکہ معظمہ میں بھی آپ کے شاگرد موجود ہیں چنانچہ مولوی محمد صاحب وغیرہ اور مدینہ منورہ میں جناب مولانا مولوی عبدالغنی صاحب دہلوی مدنی سلمہ اللہ تعالیٰ

اور ہندوستان میں تو بکثرت ہر ایک بلاد وامصار میں مرید وشاگرد بھرے ہوئے ہیں ان میں سے یہ چند شخص مستثنیٰ اور مشہور ہیں۔

لوذعی۔ یلمعی جناب مولوی احمد علی صاحب محدث سہارنپوری سلمہ اللہ تعالیٰ۔

منتخب فضلائے زماں جناب مولوی حافظ قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی سلمہ اللہ تعالیٰ

فاضل یگانہ مولوی حافظ شیخ محمد صاحب ساکن تھانہ[۱] سلمہ اللہ تعالیٰ۔

گوہر بحار علوم صوری و معنوی جناب مولوی عالم علی صاحب ساکن نگینہ مشہور بہ حال نزیل رام پور سلمہ اللہ تعالیٰ آپ خلیفۂ طریقت بھی ہیں۔ سلسلہ علوم ظاہر و باطن سے جاری ہے۔

نواب معلیٰ القاب مولوی حاجی مہاجر متبع سنن سید الاوائل والاواخر بحر علوم و عرفان نواب محمد قطب الدین خاں دہلوی رحمتہ اللہ علیہ والغفران۔

آپ شاگرد رشید اور خلیفۂ طریقت اور سجادہ نشین حضرت کے تھے ان کا انتقال مدینہ منورہ میں ماہ رجب ۱۲۸۹ھ میں ہوا ہے۔

---

[۱] تھانہ ایک قصبہ ہے ضلع مظفر نگر میں اس کو تھانہ بھون بھی کہتے ہیں۔

تفہیمات

حضرت شاہ ولی اللہ کے ذہن میں وقتاً فوقتاً جو اچھوتے خیالات آتے اور مختلف حالات و کوائف پیدا ہوتے جو نادر تاثرات ہوتے وہ انہیں قلم بند فرماتے جاتے تفہیمات ان کے ان ہی خیالات اور تاثرات کا مجموعہ ہے ابھی اس کا دوسرا حصہ تحقیق و حواشی سے مصری ٹائپ میں شائع ہوا ہے۔

قیمت دس روپے

شاہ ولی اللہ اکیڈمی صدر حیدرآباد